عیدالفطر اور اس کے مسائل

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر –شمالی طائف

عیدالفطر اور اس کا حکم:

دو ہجری میں روزہ فرض ہوا، صدقۃ الفطر بھی اسی سال واجب ہوااور اسی سال پہلی مرتبہ عیدالفطر کی نمازادا کی گئی ۔نماز عید مسلمانوں پر واجب ہے، بغیر عذر کے اس سے پیچھے رہ جانے والا گنہگار ہے۔

اللہ تعالی کافرمان ہے:فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر:2)

ترجمہ:اپنے رب کے لیے نمازادا کرو،اور قربانی کرو.

وجوب کی اصل دلیل صحیحین کی اس حدیث سے ملتی ہے جس میں نبی ﷺ نے حائضہ عورت تک کو عیدگاہ جانے کا حکم دیاہے۔

یہی موقف شیخ الاسلام ابن تیمیہ، شیخ البانی، شیخ ابن باز، شیخ الحدیث عبیداللہ مبارکپوری وغیرہم کا ہے۔

عید کا چاند:

رمضان کی انتیسویں تاریخ کو چاند دیکھنے کااہتمام کرناچاہئے۔واضح رہے کہ رمضان کے چاند کی رویت کے لئے ایک عادل مسلمان کی گواہی کافی ہے مگر رمضان کے علاوہ بقیہ تمام مہینوں کے لئے دوعادل مسلمان کی گواہی

ضروری ہے۔

جب چاند نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں:

«اَللّٰھُمَّ اﷺھلَّه عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلا مة وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ الله»(السلسله الصحيحه: 1816)

فطرانے کی ادائیگی :

عید کا نکلنے سے فطرے کا واجبی وقت شروع ہو جاتا ہے لہذا عید کی نماز سے پہلے پہلے فی کس ڈھائی کلو اناج گھر کے چھوٹے بڑے تمام لوگوں کی طرف سے نکال کے فقراء و مساکین کو دیدیں۔

عبداللہ بن عمررضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

أَنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ فرض زكاةَ الفطرِ من رمضانَ على كلِّ نفسٍ من المسلِمين ، حرٍّ أو عبدٍ . أو رجلٍ أو امرأةٍ . صغيرٍ أو كبيرٍ . صاعًا من تمرٍ أو صاعًا من شعيرٍ .(صحيح مسلم : 984)

ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا ہے ایک صاع جو یا کھجور کا، جو ہر آزاد، غلام، مرد و عورت اور چھوٹے بڑے مسلمان پر واجب ہے۔

عید کی شب عبادت :

عید کی رات عبادت کرنے سے متعلق ایک روایت بیان کی جاتی ہے۔ روایت یہ ہے :

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَامَ لَيْلَتَيْ الْعِيدَيْنِ

مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ۔(ضعیف ابن ماجه:353)

ترجمہ: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے عید الفطر اور عید الاضحی کی دونوں راتوں کو اجر و ثواب کی نیت سے اللہ تعالی کے لیے قیام کیا اس کا اس دن دل مردہ نہیں ہوگا جس دن دل مر جائیں گے۔

یہ روایت گھڑی ہوئی ہے، اس لئے اس سے دلیل نہیں پکڑی جائے گی۔ اس روایت کو شیخ البانی نے ضعیف ابن ماجہ میں موضوع کہا ہے، سلسلہ ضعیفہ میں سخت ضعیف کہا ہے۔ اور دیگر محدثین نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

گویا عید کی رات عبادت کرنے سے متعلق فضیلت والی کوئی روایت ثابت نہیں ہے۔ اس کا معنی ہر گز یہ نہ لیا جائے کہ اس دن قیام نہیں کیا جا سکتا ہے، جس طرح دیگر راتوں میں قیام کرنے کا ثواب ہے اس عموم میں یہ رات بھی داخل ہے۔

تکبیر:

چاند رات سورج ڈوبنے سے لیکر نماز عید تک تکبیر پڑھنا سنت ہے، یعنی شب عید سے لیکر خطبہ ختم ہونے تک تکبیر پڑھنا چاہئے۔ گھر میں ہو، بازار میں ہو یا مسجد میں۔ مرد حضرات باآواز بلند پڑھیں اور خواتین پست آواز میں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔(البقرة:185)

ترجمہ: وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔

تکبیرات کے ثابت شدہ الفاظ :

(1)اللهُ أكبرُ اللهُ أكبرُ لا إلهَ إلا اللهُ واللهُ أكبرُ اللهُ أكبرُ وللهِ الحمدُ۔

اس کی سند کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔(إرواء الغليل:125/3)

(2)اللهُ أكبرُ كبيرًا اللهُ أكبرُ كبيرًا اللهُ أكبرُ وأجلُّ اللهُ أكبرُ على ما هَدَانا۔

اس کی سند کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔(إرواء الغليل 126/3)

(3)اللّهُ أكبرُ كبيرًا ، اللّهُ أكبرُ كبيرًا ، اللّهُ أكبرُ كبيرًا۔

اس کو شیخ ابن تیمیہ نے ثابت کہا ہے۔(مجموع الفتاوى:326/23)

(4)اللهُ أكبرُ اللهُ أكبرُ ، اللهُ أكبرُ كبيرًا۔

حافظ ابن حجر نے اسے تکبیر کا سب سے صحیح صیغہ جو ثابت ہے کہا ہے۔(فتح الباري:462/2).

(5) اللهُ أكبرُ كبيرًا . والحمدُ للهِ كثيرًا . وسبحانَ اللهِ بكرةً وأصيلًا۔(صحيح مسلم:601)

یہ ایک عام تکبیر ہے مگر اس کے پڑھنے سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

تکبیر میں یہ دھیان رکھنا چاہئے کہ اجتماعی طور پر تکبیر کہنا یعنی سب یک آواز ہو کر بدعت ہے۔

عید کا روزہ :

عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نهى عن صيامِ يومَينِ : يومِ الفطرِ ويومِ النَّحرِ .(صحيح مسلم:1138)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں عید الفطر اور عید الاضحی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

غسل، لباس اور خوشبو :

عید کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔بہتر ہے فجر کی نماز کے بعد غسل کرے، اگر کسی وجہ سے اس سے پہلے غسل کر لیا تو بھی کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح عمدہ یا صاف ستھرا لباس لگانا چاہئے جیسا کہ نبی ﷺ سے عید کے دن خوبصورت چادر اوڑھنے کا ذکر ملتا ہے اور خوشبو نبی ﷺ کو بہت پسند تھی اس لئے ہمیں بھی اسے پسند کرنا چاہئے۔

عید کے دن کھانا:

کھجوریں کھا کر عید گاہ جانا مسنون ہے۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كان رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم لا يَغْدُو يوْمَ الفِطْرِ حتَّى يَأْكُلَ تَمَراتٍ(صحيح البخاري:953)

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن کھجوریں تناول فرمائے بغیر نہ نکلتے۔

طاق کھجوریں کھا کر عید گاہ جانا چاہئے جیسا کہ دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے اور کھجور میسر نہ ہو تو جو بھی ملے کھالے۔

عیدگاہ پیدل جانا:

پاپیادہ عید گاہ جانا چاہئے اور اسی طرح واپس آنا چاہئے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كان رسولُ اللهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ يخرجُ إلى العيدِ ماشيًا ويرجعُ ماشيًا(صحيح ابن ماجه:1078)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ پیدل جاتے پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔

ضرورتمند آدمی سواری پہ سوار ہو سکتا ہے۔

واپس لوٹتے ہوئے راستہ بدل دینا چاہئے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كان النبيُّ صلى الله عليه وسلم ، إذا كان يومُ عيدٍ ، خالف الطريقَ.(صحيح البخاري:986)

ترجمہ: عید کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم مختلف راستے پر چلتے۔

راستے کی مخالفت کی حکمت سے متعلق بہت سارے اقوال ملتے ہیں، سب سے اچھا جواب شیخ ابن عثیمین کا ہے کہ اس کی حکمت نبی ﷺ کی اتباع اور پیروی ہے۔

عیدگاہ:

عید کی نماز صحرا میں ادا کی جائے البتہ ضرورت کے تحت مسجد میں بھی ادا کی جاسکتی ہے جیسا کہ بارش کی وجہ سے نبی ﷺ نے مسجد میں عید کی نماز پڑھی ہے۔

عید کی نماز اور خواتین:

نبی ﷺ نے عورتوں کو عید کی نماز پڑھنے کا حکم دیا لہذا خواتین کو نماز عید میں شریک ہونا چاہئے خواہ بوڑھی ہو جوان، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اور بالغہ ہو یا نابالغہ یہاں تک آپ ﷺ نے حائضہ کو بھی عید گاہ جانے کا حکم دیا تاکہ وہ مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوسکے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها قَالَتْ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالأَضْحَى الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ . قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِحْدَانَا لا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ . قَالَ : لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا .(صحيح البخاري :324وصحيح مسلم :890)

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ عورتوں کو عید الفطر اور عید الاضحی میں عید گاہ لے جائیں جوان لڑکیوں، حیض والی عورتوں اور پردہ نشین خواتین کو بھی، ہاں حیض والی عورتیں نماز سے الگ رہیں لیکن وہ اخیر میں مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں، میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی ایک کے پاس جلباب نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی بہن اس کو اپنی چادر اڑھا دے۔

اس لئے عید کے دن خواتین کے لئے افضل ہے کہ وہ عید گاہ جائیں۔ ذمہ داروں کو چاہئے کہ خواتین کے لئے الگ سے خیمے کا انتظام کرے تاکہ خواتین بھی مردوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھ سکے۔ خواتین کا الگ سے عید کی نماز ادا کرنا مشروع نہیں ہے۔

نماز عید کا طریقہ:

☆ عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، اسی طرح عید کی نماز کے لئے اذان واقامت بھی نہیں ہے۔

☆ اگر مسجد میں عید کی نماز ادا کرے تو تحیۃ المسجد ادا کرے۔

☆ نماز عید صرف دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں پڑھے۔

☆ تکبیرات عید پہ رفع یدین کرنا چاہئے حدیث سے ثابت ہے۔

خطبہ عید:

نماز کے بعد امام مرد و خواتین کو وعظ و نصیحت کرے۔ خطبہ صحیح قول کی روشنی میں سنت ہے، واجب نہیں ہے۔ عید کی نماز کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا تھا: مَن أحبَّ أن ينصرفَ

Bint gulab shariff

فلينصرِفْ ، ومن أحبَّ أن يُقيمَ للخطبةِ فليُقِمْ۔(صحيح النسائي:1570)

ترجمہ: جو لوٹنا پسند کرے وہ لوٹ جائے اور جو خطبہ کے لئے رکنا چاہے وہ رک جائے۔

☆جمعہ کی طرح اس کا سننا واجب نہیں لیکن وعظ و نصیحت کو سنے بغیر جانا بھی نہیں چاہئے۔

☆عید کا ایک ہی خطبہ حدیث سے ثابت ہے۔

☆خطبہ کھڑے ہو کر دینا ہے اور بغیر منبر کے دینا ہے۔

☆خطبہ کے بعد یا نماز عید کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت نہیں ملتا لہذا اس نئی ایجاد سے بچنا چاہئے۔

جمعہ کے دن عید کی نماز:

اگر جمعہ کے دن عید کی نماز پڑ جائے تو اس دن جمعہ کی نماز بھی پڑھ سکتے ہیں یا پھر ظہر ہی ادا کرنا کافی ہوگا۔

اجتمعَ عيدانِ على عَهدِ رسولِ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليْهِ وسلَّمَ فصلَّى بالنَّاسِ ثمَّ قالَ من شاءَ أن يأتِيَ الجمعةَ فليأتِها ومن شاءَ أن يتخلَّفَ فليتخلَّف(صحيح ابن ماجه:1091)

ترجمہ: ابن عمر رضي الله عنهما سے مروی ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے زمانے میں ایک ساتھ دو عید پڑ گئیں (یعنی عید اور جمعہ)، تو آپ نے عید کی نماز پڑھانے کے فرمایا کہ: جو شخص جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھ لے، اور جو نہیں پڑھنا چاہتا ہے تو وہ نہ پڑھے۔

نمازعید اور قضا:

☆اگر کسی کو ایک رکعت مل جائے تو اس نے عید کی نماز پالی، جو آخری رکعت کے سجدہ یا تشہد میں امام کے ساتھ ملے تو وہ عید کی نماز کی طرح نماز ادا کرلے۔

☆اگر کسی کی عید کی نماز چھوٹ جائے تو عید کی نماز کی طرح ادا کرلے، چند لوگ ہوں تو جماعت قائم کرلے

۔ جنھوں نے کہا نماز عید کی قضا نہیں صحیح بات نہیں ہے۔ قضا کا بھی آثار سے ثبوت ملتا ہے۔ نیز جس اثر سے قضا کی صورت میں چار رکعت پڑھنے کا ذکر ملتا ہے اسے
شیخ البانی نے ارواء الغلیل میں منقطع قرار دیا ہے ۔ قضا کرتے ہوئے دو رکعت ہی ادا کرے اور خطبہ عید چھوڑ دے۔

عید کی مبارکبادی:

عید کے دن ایک دوسرے کو بایں الفاظ مبارکبادی دی جائے: تقبل اللہ منا ومنک (اللہ تعالی ہم سب کی عید اور دیگر اعمال صالحہ قبول فرمائے)۔

كان أصحابُ النبيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم إذا الْتَقَوْا يومَ العيدِ يقولُ بعضُهم لبعضٍ : تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا ومنكَ۔

جبیر بن نفیر (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام عید کے روز جب ایک دوسرے کو ملتے تو ایک دوسرے کو کہتے "**تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْك**" (اللہ تعالی مجھ اور آپ سے قبول فرمائے).
اس کو شیخ البانی نے صحیح کہا ہے۔ (تمام المنۃ: 354)
حافظ ابن حجر نے اسے حسن کہا ہے (فتح الباری)

عید کے دن معانقہ و مصافحہ:

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا: نماز عید کے بعد مصافحہ اور معانقہ کرنے کا حکم کیا ہے؟
توانہوں نے جواب دیا: ان اشیاء میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ لوگ اسے بطور عبادت اور اللہ تعالی کا قرب سمجھ کر

نہیں کرتے، بلکہ لوگ یہ بطور عادت اور عزت و اکرام اور احترام کرتے ہیں، اور جب تک شریعت میں کسی عادت کی ممانعت نہ آئے اس میں اصل اباحت ہی ہے۔اھ۔(مجموع فتاوی ابن عثیمین:16/208-210)

عیدکے دن کھیل:

عید کے دن خوشی کے اظہار میں جائز کھیل کا مظاہرہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ عید کے دن حبشہ کے لوگوں کا ڈھالوں اور برچھوں سے کھیلنا ثابت ہے۔ آپ ﷺ نے بھی اس کھیل کو دیکھا اور ان حبشیوں کو مزید کھیلنے کو کہا۔ یہ حدیث بخاری شریف میں کتاب العید کے تحت مذکور ہے۔

****

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

YOUTUBE LINK KE LIYE CLICK KARE

WEBSITE KELIYE CLICK KARE

MAZEED PDFS KE LIYE CLICK KARE

DATE :10/4/2022